از قلم

اجمل العلماء مفتی محمد اجمل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور پاکستان

جاءَ الحقُّ وزَھقَ الباطِلُ اِنَّ الباطِلَ کانَ زَھُوقاً

دیوبندیوں کی معرکۃ الآراکتاب شہابِ ثاقب کے مدلّل و ابطال اور اکابر

وہابیہ کی کفری عبارات کی تاویلات کے مدلّل و مسکت جوابات کا مجموعہ

اِحقاقُ الدِّین علٰی اَکابِرِ المُرتدِّین ۴

۱۳ ھ ۷ ۴

ردِّ شہابِ ثاقب بر وہابی خائب ۴

۱۹ ء ۵۴

مصنّفہ

اجمل العلماء افضل الفضلاء سلطان المناظرین امام الواعظین

حضرت علامہ محقق الحق والدین مولٰنا مولوی الحاج محمد اجمل شاہ صاحب مفتیٔ ہند قدس سرہ

ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور، پاکستان

بار دوم تاریخ ---------- جون ۱۹۹۱ء

تعداد ---------- ۱۱۰۰

طباعت ---------- آفسٹ۔ کاغذ سفید

سائز ---------- ۱۸ × ۲۳

صفحات ضخامت ---------- ۴۷۶

ناشر ---------- ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور، پاکستان۔

مطبع ---------- محمود ریاض پرنٹرز لاہور۔

قیمت ---------- ۱۵۰/=

باجازت مولٰنا محمد اوّل شاہ خلف اکبر مصنف رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰

ملنے کا پتہ

رضوی کتب خانہ اردو بازار لاہور

مولوی حسین احمد فیض آبادی مصنف شہاب ثاقب کے جدید کفریات

مصنف شہاب ثاقب اپنے اکابر علماء دیوبند کے تمام کفریات کی طرفداری و حمایت کرکے اور ان پر اپنی رضا و تحسین کرکے ان تمام کفریات کو مان کر خود کافر و مرتد ثابت ہو گیا۔ مگر چونکہ اس کو شیخ علمائے دیوبند بننا تھا اس بنا پر اس نے اپنے اکابر کے خاص ترکہ توہین و تنقیص شانِ رسالت میں تجدید کرکے امتیازی کارنامہ کیا اور اپنی دشمنی سرکارِ رسالت کے جذبات کے ماتحت یہ جدید کفریات بکے۔

واقعہ یہ ہوا کہ سنبھل میں ماہ ربیع الاول شریف ۱۳۷۱ھ میں یہ مصنف حسین احمد ٹانڈوی وہابیہ کے جلسہ میں (جو سیرت پاک کے نام سے مشہور تھا) شریک ہوا اور اس نے ہزارہا کے مجمع عام میں سیرت پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تقریر کرتے ہوئے یہ کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معاش کا ذریعہ یہ تھا کہ آپ اہل مکہ کی اجرت پر بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضور کے بچپن کی سیرت کا ایک واقعہ یہ ہے کہ آپ نے دو مرتبہ ناچ کی مجلس میں شرکت کی لیکن آپ کو اس مجلس میں نیند آگئی۔ ان دونوں واقعات سے شہر میں شور مچ گیا۔ کچھ لوگ حضرت حامی سنن، ماحی فتن، سلطان المناظرین سند المفتیین فقیہ اعظم مولنا مولوی الحاج محمد اجمل شاہ صاحب مفتی اعظم سنبھل کے پاس آئے۔ اور ان ہر دو واقعات کو دریافت کیا۔ پھر مولوی حسین احمد کا حکم پوچھا۔ تو حضرت مفتی صاحب نے یہ کمال احتیاط کی کہ ان الفاظ کا سوال کارکنان جلسہ وہابیہ سے لکھوا کر دستخط کرا کر میرے پاس لاؤ تو میں اس سوال پر فتوے لکھ دونگا۔ تو لوگ اختر حسین سرگرم کارکن سے سوال لکھوا کر لائے اور سائل خود بھی آیا۔ اور حضرت مفتی صاحب کے روبرو اس نے سوال پر دستخط کیے تو حضرت مفتی صاحب نے یہ فتوے فوراً قلم اٹھا کر لکھ دیا۔ یہ فتوے دیوبند و سہارنپور بغرض جواب بھیجا گیا اور کئی کارڈ یاددہانی کے لیے روانہ کیے لیکن اب تقریباً تین سال ہو گئے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اب چند مقامات سے یہ خبر موصول ہو رہی ہے کہ مولوی حسین احمد ان واقعات

کو برابر بیان کر رہے ہیں تو بغرض آگاہی عوام اس سوال اور جواب کو بلفظہٖ نقل کر کے شائع کرایا جاتا ہے۔

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین زید نے وعظ میں بیان کیا۔

نمبرا :۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُجرت پر بکریاں چرائیں اور یہ بھی فرمایا کہ ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔

نمبر۲ :۔ آنجناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو مرتبہ بچپن میں ایسا اتفاق پیش آیا کہ آپ ناچ گانے بجانے کی مجلس میں تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں پہنچ کر خداوند تعالےٰ نے آپ کی اس طریقہ پر حفاظت کی کہ آپکو نیند آگئی اور برخاستِ مجلس کے بعد تک آپ سوتے ہی رہے۔

نمبر۳ :۔ اور عمر نے وعظ میں یہ بیان کیا کہ یہ ہر دو واقعہ مذکورہ بالا غلط ہیں ان دونوں سے توہین رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ ایسا کہنے والا اور لکھنے والا دونوں کافر ہیں۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کون سچا ہے اور دُوسرے کے لیے کیا حکم ہے۔

فقط اختر حسین بقلم خود محلہ دہپاسرے ۱۹ر دسمبر ۱۹۵۱ء۔

سوال نمبرا۔ الجواب :۔ اہلِ اسلام کا اعتقاد ہے کہ ہر ایسا امر جو مخلوق کے لیے باعث نفرت ہو جیسے کذب۔ جہل۔ خیانت۔ وغیرہ اور ہر ایسا فعل جو وجاہت و مروت کے خلاف ہو جیسے نسب۔ پستی کمینہ پن۔ زنائے امہات وغیرہ اور ہر ایسا مرض جو سبب نفرت ہو جیسے جذام، برص وغیرہ اور ہر ایسا ذلیل کام اور پیشہ جو باعث ننگ و عار ہو اور سبب عیب و نقص ہو جیسے حجامت اور اُجرت پر ذلیل پیشہ تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام ان سب سے منزہ و پاک ہیں۔ عقائد کی نہایت مشہور معتبر کتاب **مسایرہ** اور اس کی شرح **مسامرہ** میں ہے۔

وشرط النبوۃ السلامۃ من	اور نبوت کی شرط پستی نسب اور اتہام
دناءۃ الاباء ومن غمز الامھات	امہات اور سخت دلی سے سلامتی

ومن القسوة والسلامة من	ہے اور باعثِ نفرت عیبوں جیسے
العیوب المنفرة کالبرص والجذام	برص جذام سے اور قلتِ مروت
ومن قلة المروة کالاکل علی	جیسے راستہ میں کھانا کھانے سے اور
الطریق ومن دناءة الصناعة	پیشہ کی ذلت ولپتی جیسے حجامت سے
کالحجامة لان النبوة اشرف	پاک ہونا ہے اس لیے کہ نبوت مناصب
مناصب الخلق مقتضیة الغایة	خلق میں بہتر شرف ہے اور اس کے
لاجلال اللائق بالمخلوق	لیے انتہائی عزت کی طالب ہے تو
فیعتبر لها انتفاء ماینافی	نبوت کے لیے اس کے منافی امور کا
ذلک ملخصاً [1]	نہ ہونا اعتبار کیا گیا۔

حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں

قد اختلف فی عصمتهم (ای الانبیاء)	انبیاء کے قبل نبوت معاصی سے پاک
من المعاصی قبل النبوة فمنعها	ہونے میں اختلاف ہوا تو اس کو ایک
قوم وجوزها اخرون والصحیح	قوم نے منع کیا اور دوسروں نے جائز
تنزیهم من کل	رکھا اور صحیح مذہب یہ ہے کہ انبیاء کرام
عیب و عصمتهم من	ہر عیب سے پاک ہیں اور ہر اس چیز
کل یوجب الریب. ملخصاً [2]	سے جو شک پیدا کرے معصوم ہیں۔

اور یہ ظاہر ہے کہ اُجرت پر بکریوں کا چرانا ایسا ذلیل پیشہ ہے کہ جو باعثِ ننگ و عار اور سببِ عیب و نقص ہے۔ اسی بنا پر شارح مشکوۃ شریف حضرت علامہ علی قاری شرح شفا شریف میں خاص اسی مسئلہ میں تصریح فرماتے ہیں۔

قال المحققون انه علیه الصلاة	اور محققین فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] سامرہ ص ۹۳۔ [2] از شرح شفا مصری ج ۲ ص ۲۶۴۔

والسلام لم یرع لاحد بالاجرۃ	نے اُجرت پر کسی کی بکریاں نہیں
وانما رعی غنم	چرائیں، آپ نے تو صرف اپنی بکریاں
نفسہ وھذا لم یکن	چرائیں اور اپنی بکریاں چرانا آپ کی
عیبا فی قومہ[1] ۔	قوم میں عیب نہیں تھا۔

اس عبارت نے آفتاب کی طرح ثابت کر دیا کہ محققین اُمت کے نزدیک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کی بکریاں اُجرت پر نہیں چرائیں، اب باقی رہتی ہے وُہ حدیث جس کو بخاری و مسلم شریف اور ابنِ ماجہ وغیرہ کُتب حدیث نے روایت کی تو اس کے بخاری شریف میں یہ الفاظ ہیں جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کنت ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ تو ان کلمات میں نہ تو کہیں اُجرت کی تصریح ہے نہ اُجرت پر دلالت کرنے والا کوئی کلمہ ہے حدیث شریف میں قراریط کا ایک لفظ ہے جس سے بعض کو اشتباہ ہو گیا ہے اور چاندی سونے کے سکوں کے کسی جز کو سمجھ لیا ہے حالانکہ قراریط سے اس حدیث میں یہ معنے مُراد لینے غلط اور خطا ہیں۔ چنانچہ علامہ علی قاری اسی حدیث کی شرح میں شرح شفا میں فرماتے ہیں۔

قال محمد بن ناصر اخطا سوید	محمد بن ناصر نے فرمایا کہ حضرت سوید
فی تفسیر القیراط بالذھب	نے قیراط کی تفسیر سونے چاندی کیساتھ
والفضۃ اذلم یرع النبی صلے	بیان کرنے میں خطا کی اس لیے کہ نبی
اللہ تعالٰے علیہ وسلم لاحد	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کی بکریاں
باجرۃ قط وانما کان یرعی	اُجرت پر نہیں چرائیں، آپ تو اپنی ہی
الغنم اھلہ والصحیح ما فسرہ	بکریاں چراتے تھے اور قراریط کی صحیح
بہ ابراھیم بن اسحق الحربی	تفسیر وُہ ہے جو حدیث ولغت وغیرہ
الامام فی الحدیث واللغۃ	کے امام حضرت ابراہیم بن اسحاق نے

[1] شرح شفا شریف ج ۲ ص ۴۴۸۔

وعین ھما ان قرارِیط اسم مکان فی نواحی مکۃ [1]	بیان فرمائی اور وہ یہ ہے کہ قرارِیط نواحی مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے۔

اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ جب حدیث شریف کے لفظ قرارِیط سے مُراد سونے چاندی کا کوئی سکہ نہیں ہے بلکہ قرارِیط مکہ معظمہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے تو اب حدیث بخاری شریف کا ترجمہ یہ ہوا کہ میں مکہ معظمہ کے مقام قرارِیط پر بکریاں چراتا تھا تو اس حدیث سے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُجرت پر بکریاں چرانے کا استدلال کرنا خطا اور غلط ہے۔ اور باوجود ان تصریحات اور عقیدۂ اسلام کے خلاف، جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُجرت پر بکریاں چرانا ثابت کرے اور آپ کو چرواہا ثابت کرنے کی سعی کرے اور اس کو علی رؤس الاشہاد بلا کسی ضرورت شرعی کے بیان کرے تو یہ آپ کی توہین کو مستلزم ہے۔ سلف و خلف اللہ تعالےٰ اور انبیاء کرام کی شانوں میں ایسے کلمات کا استعمال روا نہیں رکھتے۔ جن میں ادنےٰ توہین و گستاخی کا شائبہ بھی ہو چنانچہ عقائد کی کتاب شرح مواقف میں ہے۔

یصح بالاجماع والنص ان یقال اللہ خالق کل شئ ولا یصح ان یقال انہ خالق القاذورات وخالق القردۃ والخنازیر مع کونھا مخلوقۃ اللہ تعالےٰ اتفاقا [2]	اجماع و نص سے یہ کہنا صحیح ہے کہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور یہ کہنا صحیح نہیں کہ اللہ نجاستوں کا خالق ہے۔ اور بندروں اور سوروں کا خالق ہے باوجودیکہ بہ اتفاق اللہ تعالےٰ ہی کی مخلوق ہیں۔

تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مجمع عام میں چرواہا ثابت کرنے اور اُجرت پر بکریاں چرانے کے ثابت کرنے کی وہی کوشش کرے گا۔ جو تحقیر شان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عادی ہو اور جس کی حضور علیہ السلام کے لیے عیب و نقص کی نسبت کرنے کی عادت قرار پا چکی ہو شرح شفا شریف میں ایسے شخصوں کا حکم بیان فرمایا۔

[1] شرح شفا مصری ج ۲ ص ۳۶۰ ۔ [2] شرح مواقف کشوری ص ۶۴۰۔

وكذلك اقول حكم من	اسی طرح میں اس شخص کا حکم بیان کرتا
عمه او غيره برعاية الغنم	ہوں جس نے حضور علیہ السلام پر عیب
اى برعيها بالاجرة او السهو	لگایا یا اُجرت پر بکریاں چرانے کے ساتھ
النسيان مع انهما ثابتان	تحقیر کی یا سہو و نسیان کیساتھ حقارت کی باوجودیکہ
عنه الا انه انما يكفر لاجل التعبير	یہ ہر دو امور آپ سے ثابت ہیں تو وہ کافر ہو
وسبب التحقير ملخصًا [1]	گیا، تحقیر و تعبیر کے سبب سے۔

حاصل جواب یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُجرت پر بکریاں چرانا جو زید نے اپنے وعظ میں بیان کیا یہ غلط ہے کسی حدیث کے صریح مضمونوں سے ثابت نہیں اور یہ وہ ذلیل پیشہ ہے جو منافی نبوت ہے کہ یہ باعث ننگ و عار ہے اور سبب عیب و نقص ہے اور اس کا اس طرح بیان کرنا توہین و گستاخی کو مستلزم ہے۔

جواب سوال نمبر ۲: مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس کو امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں۔

الانبياء عليهم الصلوٰة	حضرات انبیاء علیہم السلام تمام صغیرہ
والسلام كلهم منزهون	اور کبیرہ گناہوں سے قبیح باتوں سے
عن الصغائر والكبائر والكفر القبائح [2]	منزہ اور پاک ہیں۔

حضرت علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

هذه العصمة ثابتة للانبياء	اور صحیح مذہب میں حضرات انبیاء کیلئے یہ عصمت
قبل النبوة وبعدها على الاصح [3]	قبل نبوت اور بعد نبوت ہر دو حال کیلئے ثابت ہے۔

---

[1] شرح شفاء ۲ ص ۴۱۰ ۔ [2] فقہ اکبر مصری

[3] شرح فقہ اکبر مصری ص ۵۵ ۔

ان عبارات سے ثابت ہوگیا کہ حضرات انبیاء کرام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے جس طرح بعد نبوّت معصوم ہیں اسی طرح قبل نبوّت بھی معصوم ہیں، اور ناچ گانے بجانے کا حرام ہونا و کبیرہ گناہ ہونا ہر مسلم جانتا ہے، اور کسی نبی کے لیے معصیت و گناہ کا ثابت کرنا کفر ہے۔

تفسیر صاوی میں ہے۔

فمن جوز المعصیۃ علی	جس نے نبی پر معصیت کو جائز رکھا
النبی فقد کفر لمنافاتہ	تو وہ کافر ہوگیا کہ یہ عصمتِ واجبہ کے
للعصمۃ الواجبۃ لہ[1]	منافی ہوگیا۔

اب باقی رہا یہ عذر کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ناچ میں بچپن میں بعمر ۸ سال کے شرکت فرمائی ہے تو اس سے یہ الزام نہیں اُٹھتا کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اپنے یومِ ولادت ہی سے متصف بہ نبوّت تھے۔ علّامہ علی قاری شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں۔

ان نبوتہ لم تکن منحصرۃ فیما	حضور علیہ السّلام کی نبوّت چالیس سال
بعد الاربعین کما قال جماعۃ	کی عُمر کے بعد کے لیے منحصر نہیں جیسا
بل اشارۃ الی انہ من یوم ولادتہ	کہ ایک جماعت نے کہا بلکہ اس بات
متصف بنعت نبوتہ بل یدل	کی طرف اشارہ ہے کہ حضور اپنے یومِ
حدیث کنت نبیا وآدم بین	ولادت ہی سے متصف بہ نبوّت ہیں
الروح والجسد علی انہ	بلکہ اس حدیث میں (کہ میں نبی تھا اور
متصف بوصف النبوۃ	آدم ابھی رُوح و جسم کے درمیان تھے)
فی عالم الارواح قبل	سے ثابت کہ حضور خلقِ اجسام سے پہلے
خلق الاشباح وھذا	عالمِ ارواح میں بھی متصف بہ صفِ

[1]:۔ صاوی ج ۱ ص ۱۶۶۔

وصف خاص لہ[1] نبوت تھے اور یہ حضور علیہ السلام کا وصف خاص ہے۔

تو آپ کے بچپن میں بھی ناچ جیسی حرام چیز کو ثابت کرنے کی کوئی مسلمان تو جرأت نہیں کر سکتا۔ اب باقی رہا سائل کا یہ قول کہ آپ کو نیند آگئی اور برخاست مجلس کے بعد تک آپ سوتے ہی رہے۔ تو اس تاویل سے بھی کام نہیں چلتا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صرف آنکھیں سوتی تھیں اور قلب مبارک بیدار رہتا تھا۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک طویل حدیث میں قولِ ملائکہ اس طرح مروی ہے۔

ان العین نائمۃ والقلب یقظان[2] — بیشک حضور کی چشم مبارک سوتی ہیں، اور قلب مبارک بیدار رہتا ہے۔

علاوہ بریں معصیت کا عزم بھی گناہ، معصیت کی طرف چلنا بھی گناہ، معصیت کی مجلس میں شرکت کرنا بھی گناہ۔ تو اگر مان لیجئے کہ حضور کی سماعت سے حفاظت کی گئی، تو ان تین گناہوں سے حفاظت کیسے ہوئی۔ پھر یہ کہ ناچ میں جانا ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ ہوا۔ پھر یہ واقعہ کسی نصِ قطعی سے ثابت نہیں اور عقائد میں حدیث خبرِ واحد مفید نہیں بلکہ نصِ قطعی درکار ہے۔ خود مولوی خلیل احمد انبیٹھوی براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں۔

> عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں، قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے[3]

اور اس پر یہ اندھا پن کہ عقیدہ اسلام کے خلاف تواریخ سے حضور اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1]:- شرح فقہ اکبر مصری ص۵۸ ۔ [2]:- مشکوٰۃ شریف

[3]:- براہینِ قاطعہ ص۵۱ ۔

کے لیے ناسخ میں جانے کے ثبوت کی سعی کی جارہی ہے تواریخ سے کسی عقیدۂ اسلام کا رد نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ علامہ ابن حجر کے فتاوے حدیثیہ میں ہے۔

ان الانبیاء معصومون قبل	بے شک انبیاء کرام قبل نبوت اور
النبوۃ و بعدھا من الکبائر	بعد نبوت صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے
والصغائر عمدا و سھوا وجمیع	قصداً و سہواً معصوم ہیں اور ان انبیاء
ماروی عنھم مما یخالف	سے اس عقیدہ کے خلاف جس قدر
ذلک تیاول کما بینه	امور مروی ہوں ان سب کی تاویل
المحققون فی محاله خلافا	کی جائے گی جیسا کہ محققین نے ہر
لمن دھم فیه کجماعة	ایک کے محل پر بیان کیا بخلاف
من المفسرین والاخباریین	اہل تفسیر و تواریخ کہ وہ وہم میں پڑے
ممن لم یحققوا مایقولون	اور اپنے اقوال کی تحقیق نہیں کی اور
ویذرون ما یترتب علیه	ان پر مرتب ہونے والے نتائج کو نہ سوچا
فیجب الاعراض عن	تو ایسے اہل تفسیر و تواریخ کے کلمات
کلماتھم و ترھات	سے ان کے جھوٹے قصوں اور حکایتوں
قصصھم الکاذبة وحکایاتھم[1]	کے بطلان سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

حاصل جواب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے زید نے جو وعظ میں دو مرتبہ ناسخ کی مجلس میں جانا بیان کیا یہ کسی نص قطعی سے ثابت نہیں بلکہ غلط اور باطل ہے۔ اور عقیدۂ اسلام کے خلاف ہے اور اس میں ناسخ جیسی معصیت کا حضور کے لیے ثابت کرنا کفر ہے واللہ علم۔

جواب سوال نمبر ۳:۔ عمر کا اپنے وعظ میں زید کے بیان کردہ یعنی حضور علیہ السلام کے لیے اُجرت پر بکریاں چرانے۔ اور مجلس ناسخ میں شریک ہونے کو غلط کہنا اور عقائد

---

[1] :۔ فتاوی حدیثیہ مصری ص۲۵۔

اسلام کے خلاف بتانا بالکل صحیح ہے اور ان باتوں کو مقامِ مدح کی جگہ بیان کرنے کو توہینِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرار دینا اور قائل کی عادت تحقیر کی بنا پر اس پر حکم کفر دینا درست ہے اور جب زید نے ان باتوں کو صرف زبانی کہا ہے تو لکھنے والے پر حکم کس طرح صادر کیا جائے۔ بالجملہ عمر سچا ہے اور زید غلط گو۔ اور عقائدِ اسلام کی مخالفت کرنے والا اور اپنی عادت کی بنا پر کفر کرنے والا ہے۔

کتبہ المعتصم بذیل سید کل نبی و مرسل۔ العبد محمد اجمل المفتی فی بلدہ سنبھل ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ۔